

کھاتے وقت بیٹھنے کا سنت طریقہ:

سوال: کھانا کھاتے وقت بیٹھنے کے پسندیدہ طریقے کتنے ہیں اور کون سے ہیں؟ کیا تشہد کے طریقہ

پر بیٹھنا سنت ہے یا نہیں اور اس کی کیا ہیئت ہے؟ بینواتوجروا۔

الجواب: حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں:

کھانے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیتِ نشست چند طریقہ سے منقول ہے: (۱) دونوں

گھٹنوں اور دونوں قدموں کو ملا کر بیٹھتے تھے جیسے نمازی بیٹھتا ہے لیکن ایک گھٹنہ دوسرے گھٹنے پر اور ایک قدم دوسرے قدم پر ہوتا تھا [اس ہیئت کو عربی میں تورک کہتے ہیں]۔ (عبدالرزاق فی المصنف)۔

(۲) دوسرا یہ کہ بائیں پاؤں بچھالیا جاوے اور داہنا گھٹنہ کھڑا کر لیا جاوے۔ (رواہ ابن الضحاک فی

الشمائل من حدیث انس بسند ضعیف)۔

(۳) تیسرا طریقہ ہے دونوں گھٹنے نماز کی نشست کی طرح بچھالیے جاویں۔ (أبو الشیخ فی أخلاق النبی،

کذا فی تخریج العراقی)۔ (آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۴۰، ط: إدارة اسلامیات، لاہور)۔

(۴) اُکڑوں۔ بعض احادیث میں کھجور کھاتے وقت یہ طریقہ منقول ہے۔ اس کو اقواء کہتے ہیں اس کی

دو کیفیتیں ہیں: (۱) مقعد اور تلووں پر بیٹھ کر ٹانگوں کو کھڑا کر کے کھانا۔ (۲) یا پنچوں پر بیٹھ کر پاؤں کو کھڑا کر کے

ایڑیوں پر بیٹھنا، بعض کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ طریقہ صرف کھجور تناول فرماتے ہوئے ثابت ہے۔

حوالہ جات حسب ذیل ملاحظہ کیجئے:

قال ابن حجر فی الفتح: فالمستحب فی صفة الجلوس للأکل أن یکون جاثياً علی

رکبتيه وظهور قدمیه، أو ینصب الرجل الیمنی ویجلس علی الیسری. (فتح الباری: ۹/۵۴۲، ط:

دارالمعرفة، بیروت). (وکذا فی عمدة القاری: ۱۴/۴۰۸، باب الاکل متکناً، والفجر الساطع علی الصحیح الجامع

: ۱۷۱/۷، وغذاء الالباب: ۲/۷۸، وسبل الهدی والرشاد: ۷/۱۸۱، ط: بیروت، والمواهب اللدنیة: ۲/۴۱۱، المكتب

الاسلامی، وتحفة الاحوذی: ۵/۵۵۸)۔

تحفة الاحوذی میں مرقوم ہے:

قوله أما أنا فلا أکل متکناً، سبب هذا الحدیث قصة الأعرابی المذكور فی حدیث

عبد اللہ بن بسر عند ابن ماجه والطبرانی بسند حسن قال: أهدیت للنبي صلی اللہ علیہ

وسلم شاة فجشا علی رکبتيه یأکل فقال له: أعرابی ما هذه الجلسة فقال: إن اللہ جعلني

عبداً کریماً ولم یجعلني جباراً عنيداً، قال بن بطلال: إنما فعل النبي صلی اللہ علیہ وسلم

تواضعاً للہ. (تحفة الاحوذی: ۵/۴۵۳، وکذا فی الفتح الباری: ۹/۵۴۱، ط: بیروت)۔

قال ابن القيم: ویدکر عنه صلی اللہ علیہ وسلم أنه کان یجلس للأکل متورکاً علی

رکتیہ و یضع بطن قدمہ الیسری علی ظهر قدمہ الیمنی تواضعاً لربه عز وجل وأدباً بین یدیه واحتراماً للطعام وللمؤاکل قال: فهذه الهيئة أنفع هيئات الأكل وأفضلها لأن الأعضاء كلها تكون على وضعها الطبيعي الذي خلقها الله سبحانه عليه مع ما فيها من الهيئة الأدبية. (زاد المعاد: ۲۲۱/۴، فی ہدیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہیئۃ الجلوس للأکل، مؤسسة الرسالة، والطب النبوی، ۱۷۲، دارالفکر).
مسلم شریف میں روایت ہے:

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مقعياً يأكل تمرأ. (رواه مسلم، رقم: ۲۰۴۴).

☆ المقعي: الذي يلصق أليته بالأرض وينصب ساقيه. (كذا في رياض الصالحين، باب كراهية الأكل متكئاً، وفي تعليقات آداب البيهقي: ۹۳/۲، وأخلاق النبي لابی الشيخ: ۴۲۷/۲، والأوسط لابن المنذر، رقم: ۱۴۴۳، والنهية في غريب الأثر: ۸۹/۴، ط: بيروت).

وقيل: الإقعاء هو أن يضع أليته على عقبه. (كذا في النهاية في غريب الأثر: ۸۹/۴، والأوسط لابن المنذر، ۱۴۴۳).

عن أنس رضي الله عنه قال: قدمنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم تمرأ، فجثا على ركتيه، فأخذ قبضة، فقال: اذهب بهذا إلى فلانة وأخذ قبضة، فقال: اذهب بهذا إلى فلانة... ثم أخذ قبضة منه يأكل ويلقى النوى بشماله.... (الزوائد للبوصيري: ۵/۳۳۰/۴۸۹۵، ط: الرياض).

عن عبد الله بن بسر رضي الله عنه قال: أهديت للنبي صلى الله عليه وسلم شاة فجثا رسول الله صلى الله عليه وسلم على ركتيه يأكل فقال أعرابي: ما هذه الجلسة فقال: إن الله جعلني عبداً كريماً ولم يجعلني جباراً عنيداً. (ابن ماجه، رقم: ۳۲۵۴).
قوت القلوب میں ہے:

وربما جثا للأكل على ركتيه وجلس على ظهر قدميه ونصب رجله اليمنى وهي جلسة العرب للأكل إلى اليوم. (قوت القلوب: ۳۰۷/۲).
تکملۃ فتح الملبم میں ہے:

إن المرأ ينبغي له ان يجلس على الطعام جلوساً متواضعاً ويجتنب هيئة المتكبرين... و ذكر العلماء أن أدب الطعام أن يجلس الرجل جاثياً على ركبتيه و ظهور قدميه ، أو ينصب الرجل اليمنى و يجلس على اليسرى، ذكره العيني فى العمدة ، و الحافظ فى الفتح . (تكملة فتح الملهم : ٤/ ٤٨ ، باب استحباب تواضع الآكل ، و صفة قعوده).

مظاہر حق جدید میں ہے:

اس طرح بیٹھ کر کھایا جائے کہ یا تو (۱) دو زانو ہو یا (۲) بصورتِ اقعاء ہو یعنی دونوں کو لھے ٹیک لے اور دونوں زانو کھڑے کر لے یا (۳) دونوں پاؤں پر بیٹھے یعنی اکڑوں اور یا (۴) داہنا زانو کھڑا کر لے اور بائیں زانو پر بیٹھ جائے۔ (مظاہر حق جدید: جلد چہارم، ص ۸۴، ط؛ دارالاشاعت)۔

حلال و حرام میں ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین طریقوں سے کھانا ثابت ہے۔ اکڑوں، ایک پاؤں بچھا کر اور دوسرا اٹھا کر کھانا، تورک کے ساتھ بیٹھنا۔ (حلال و حرام، ص ۱۱۰)۔
سنتِ نبوی اور جدید سائنس میں ہے:

احادیث میں کھانا کھانے کے تین انداز بتائے گئے ہیں:

(۱) اکڑوں بیٹھنا... (۲) ایک زانو بیٹھا... (۳) دو زانو بیٹھنا... (سنتِ نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۹۳)۔

اسوۂ رسول اکرم میں ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر کھانا تناول نہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں بندہ ہوں اور بندوں کے مانند بیٹھتا ہوں اور ایسے ہی کھاتا ہوں جیسے بندے کھاتے ہیں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست اس قسم کی تھی کہ گویا گھٹنوں کے بل ابھی کھڑے ہو جائیں گے) یعنی اکڑوں بیٹھ کر۔ (زاد المعاد)۔

صاحبِ مواہب کہتے ہیں کہ کھانے کے لیے اس طرح بیٹھنا مستحب ہے کہ دونوں رانوں کو کھڑا کرے اور دونوں قدموں کی پشت پر نشست کر کے یا اس طرح کہ داہنے پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

ابن قیم نے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تواضع و ادب کی خاطر بائیں قدم کے اندر کی جانب کو

دائیں قدم کی پشت پر رکھتے تھے۔ (اسوۂ رسول اکرم، ص ۱۱۵)۔

وللاستزادة انظر: (الطب النبوي، ص: ۱۷۲، وسبل الهدى والرشاد لمحمد بن يوسف الشامي:

۱۸۰/۷، ط: بيروت، والانوار في شمائل النبي المختار للإمام البغوي: ۱/۳۲۴، وقوت القلوب للشيخ ابي

طالب المكي: ۲/۳۰۷، وتخریج العراقی علی الاحیاء:، وشرح ریاض الصالحین: ۲/۱۰۶۷، للشيخ محمد بن

صالح العثيمين، وسلسلة الآداب الاسلامية لمحمد صالح المنجد: ۹/۲۵، وشمائل كبرى: ۱/۴۲، ط: زمزم،

ومدارج النبوة، وزاد المعاد: ۴/۲۲۰، في هديه صلى الله عليه وسلم في هيئة الجلوس للأكل). واللَّهُ بِمَا نَعْمَلُ عَلِيمٌ۔